Regd. No. B 102

جلد ۷ | بمبئی دوشنبہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۰۲ء | نمبر ۱۴

حضرت مریم کی راہ میں وقف ... دنیاوی خواہشوں کو انہوں نے ترک ... انکے لیے وہیں عیش و عشرت کا سامان ہو گیا تھا کہ اور دنیا یا دین کو بھی بڑی مدت ... شکار ہاتھ نہ لگا تھا ... اور اسی انتظار میں ... کی ماہر و حضرت مسیح کی خدمت کے لیے یہاں آ جانے ... انہی دنوں جہاں سے خدمت داکرین ان میں ... نے بھی دیکھا کہ ایسے ... [illegible]

مقدمات الجیش

تمہی ڈاکو ہو

ہندوستان کی متواتر ڈکیتیوں نے لوگو نکو ایسا اور ناک میں دم کر دیا ہو کہ جہاں خطرہ دیکھا اور ایک شور مچا کر لینا جانے نہ پائے زرا موش خان بہادر نے اپنی فطرتی شرارت سے کوئی برتن گرا دیا۔ اور زینے سے چلاتے ہوئے اترے کہ ڈاکو آ گیا ہر کسی جنبی کو دیکھا اور لگے ڈاکو سمجھکر اوسکی خدمت کرنے خوشکہ بقول ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے سونے جاگتے ان کی آنکھوں میں ڈاکو ہی کا نقشہ سمایا ہوا ہے مرنا لیڈ کر تھانہ تندیگرام کے لوگونکو چند روز سے ڈاکوؤں سے بہت ستا رکھا تھا حصہ صرف ایک تھانے سے تو بڑا ہی اندھیر مچا رکھا تھا کہ دن دوپہر ... لیکر جاتا تھا۔ پولیس کو جو خبر ملی تو انسپکٹر پولیس کی تحقیقات ... [illegible]

ڈاکو گرفتار کر لیا

اور اسکو ہاتھوں ہاتھ جلد ڈاکو ان ڈاکو کسی موضع کو اونکے لوگوں جو دیکھا تو ... کہ ٹھیک تھا کہ گیا جانے نہ پائے ... دیہاتی لوگ اپنے گھروں سے لاٹھیاں لیکر دوڑ پڑے۔ انسپکٹر صاحب سے زیادہ کہا کر تمہی ڈاکو ہو ... دھڑوہ ... سلامت لیجا ... انسپکٹر صاحب نے کہا کہ میں ڈاکو نہیں ہوں ... کو گرفتار کر تھا ... مگر وہ بھلا کاہیکو ماننے لگے تھے۔

وہ بھی ... کر تم اپنے بچاؤ کے لیے باتیں بنا رہے ہو ہم کچھ نہیں سنتے ... اطمینان کیلئے ... جلد اس گھاس کو دن ... ہمیں ... کہیں ہم ٹھگ ہیں اور تم ڈاکو ہو ... تو دو دن ... گاؤں بھر کا ... کہ میں ٹھگ کو پکڑ لیتا ہوں ... [illegible]

یہ بھی ایک چال ہے

غرض کہ انسپکٹر صاحب اپنے ہزار ... تبانے کہ میں تمہارے ایک ... ڈاکو کو گرفتار ... تو ... دیہاتیوں نے ایک نہ سنی ... اسی کشمکش میں ... لوگ بھی جمع ہو گئے۔ اور یہ صلاح ٹھہری کہ ایک چتا بنا کر انسپکٹر صاحب کو آگ میں ڈال دیں ... چتا تیار ہو گئی۔ اور انسپکٹر صاحب کے ... باندھ کر ... چتا پر بٹھا دیے گئے۔ اور آگ لگا دی گئی انسپکٹر صاحب نے ہر چند ہاتھ پاؤں ... کرکے چتا سے کود بھی پڑے مگر دیہاتیوں نے پھر انہیں آگ میں جھونک دیا اور ... انسپکٹر صاحب جل کر خاک ہو گئے اور ... سخت ... اتنے میں تھانہ ... پولیس افسر ... دیہاتیوں کو گرفتار ... [illegible]

گئی تھی مٹا لینے کھو آئی خصم

اور سطر تا حصہ گھ سنتے پھرتے ہین - جہان تا
جولائی تک - بعد ملاحظہ اونہ سعوت
انڈیا کے پاس واپس پہنچ جاویگا - عن کی انگریز
معرکہ ٹرانسوال کا مرکز اب جو نے
قرار پائی ہے اور جنرل ڈیلاری مین خاص
سے ہے

گورنر شیرز نے امیر نظام میر عباس
سے ... علت مین ذلیل کیا کہ بعض ایرانی فر
ہر ہر فقرہ ... جنٹ کے پاس ... تشریف
کی رال ٹپک پڑی - ڈوڑے دھنا شروع کر دئے - ایسے بہت
بہت خطوط بھیجے کہ ناگہ جی کی باچھین کھل گئیں - انہون نے
کہا زوار وہے اور پھر جڑ ہا بھی نامی ہے - بہیںسا جو نک
کا طرح چوس کر کھو کھلا ہی کرکے چھوڑو - غرض کچھ دنون تو یون
ہی رنگ رلیان رہین - اور رابطہ اتحاد اسقدر بڑھ گیا کہ
بڑی بیتاب ہو گئیں - اور اصرار کیا کہ بس مجھے بنگلون کی کھ
کس لو - میان صفدر حسین نے پہلو بچری اور دو دو ہیمگر
کہا بہت خوب بہتر ہے اگست سنہ ۱۹۰۰ء مین اسلامی سجد
مین گھم تھا ہو جائے - وہ بھی راضی ہو گئیں پھر خدا جانے
کیا ہوگیا کہ میان صفدر نے دھتا بتلا دی - اور چپکے سے
ہندوستان سٹرک آگئے - اب بیٹی جی آگ بگولا ہو گئیں
اور عدالت کی طرف رخ کیا - عدالت مین اون کے
خطوط پیش کئے گئے - یارون نے خوب دل کھول کے
قہقہے اوڑائے - چونکہ شادی کے سامان تیار ہو چکے
تھے سادرہ بی صاحبہ کی ایک معقول رقم بھینٹ چڑھ
چکی تھی - اسلئے عدالت نے باتفاق رائے جیوری
میان صفدر حسین پر وعدہ خلافی کے جرم مین مستغیثہ
۵۰۰ روپیہ کی ڈگری مع کل خرچہ مقدمہ دلوائی - بتیری
دی کی دم مین یہ بات کہ بچتا ہو ا ... امتحان ...
سب دعوی ... کیا - اور سپرد ... روپیون کا

ملا ہدے

پچھلے پرچون مین ایجانب نے ملا نجم الدین صاحب کی نسبت
یہ لکھا تھا کہ وہ بخیر و خوبی کابل مین پہنچ گئے اور جناب
امیر والا شان کیطرف سے بڑی آؤ بھگت ہوئی - مگر
اب سنا جاتا ہے کہ ملا ہدی کو جناب امیر مدظلہ العالی نے قید
کر لیا ہے - کچھ سمجھ مین نہین آتا - کہ کہان تو وہ شور
شور ہی تھی کہ آنکھین ملا ہدی کے لئے فرش ہو رہی
تھین - اور کہان اب یہ گت ہوگئی کہ چو طرفہ پہرہ بٹھلا
دیا گیا - بھئی ہم تو نہین یقین کرنے کے - دشمنون
کی یہہ اوڑائی ہوئی ہے - یا شاید جناب امیر صاحب
نے اسی مین کوئی مصلحت دیکھی ہو - یا یہ نہین تو ملا ہدی
ہی نے بیٹھے بیٹھے کچھ گل کھلایا ہو - جس کے پاداش
مین ہاتھہ پیر جکڑے گئے - مگر یہ امید ملا صاحب کی
ذات سے نہین ہو سکتی کہ وہ سلطنت اسلامی کی مخالفت
کرین ۔ اور پھر خصوصاً جناب امیر حبیب اللہ خان کی نسبت
تو وہ ہرگز ایسا نہین کر سکتے -

بہر حال کچھ ہوا ہو - ہمین تو یہ خبر یارون کی گھڑت
معلوم ہوتی ہے - کیونکہ انکی واپسی وطن کی خبر جب
شایع ہوئی کہ امیر صاحب نے اونہین باعزاز و اکرام وطن
واپس آنیکی اجازت دی ہے تب ہی انگریزی اخبارات
نے ذات پکچا رہے تھے کہ یہ تو بڑی بھولی - اور اسکے لئے
بہت کچھ رنگ آمیزیان کی تھین کہ امیر صاحب انکی ذات سے
امید فلاح ہرگز ہرگز نہ رکھین یہ ماستین ثابت ہونگے
اب جو نہ ملا ہدی کابل آئے تو انگریزی کا موقعہ
مل گیا ہو کہ اب تو وہ معرور و عتاب ہو گئے - بہر صورت ہمین
تو کسیطرح اسکی تصدیق نہین -

ایک خبر آئی کہ ملا ہدی جلاوطن بخارا مین - اور
ہنوز سمعہ بند نہین ہوئے - پھر خبر آئی کہ ملا موصوف
کابل کی ایک خاص مسجد مین ... دکھنی ... ہونگے
...

مسٹر کروگر کی بڑ

بھئی واللہ مسٹر کروگر کی بڑ بھی نواب جان کی ملاقات
سُریلے سُرون سے کسیطرح کم نہین - گو انکی حالت
سخت نازک ہو رہی ہے - اگر ہماری گورنمنٹ ایک دفعہ
ادھاکر بھیو نک دے تو یقین ہے کہ سارا ٹرانسوال کا
ٹرانسوال اوڑ جائے - مگر کمبخت وحشی ایسی چالین چل
دون کی لے جاتا ہے - مقام بیلو سیم ... دیدے
پھرتے ہین - شام کے وقت برابر شاہی گاڑی پر ہوا خوری
کے لئے تشریف لیجاتے ہین - یار ہلکے سے ... شب
رہتی ہے - کوئی چلبلا دوران گفتگو مین پوچھ بیٹھتا ہے
کہ یار یہ سب کچھ سہی - مگر یہ تو بتاؤ اب ٹرانسوال کا کیا حشر ہوگا
کیا فی الحقیقت انگریزون کے ماتحت ہی ہو کے رہوگے -
مسٹر کروگر شیرے استغنا کے ساتھ جواب دیتا ہے کہ ہم
کوئی پروا نہین - میدان ہمارے ہی ہاتھون رہیگا - انگریز
قیامت تک سر پٹکین - مگر ہم کبھی انکی اطاعت کرنا پسند
نہین کرتے ہین - ٹرانسوال کا فتح کرنا کچھ خالہ جی کا گھر ہے
فوج اب خدا کے فضل سے اور بھی زیادہ سرگرمی کھلا
رہے ہین - ابتدا مین تو اونہون نے ہاتھ پیر پھیلائے
مگر جب دیکھا کہ پرُش برابر لگا تارا و بیٹے فوجون کی
ریل پیل کر رہی ہے تو وہ بھی چابق پر بند ہو گئی -
کہ لو آ جاؤ میدان مین - خدا ہے اور بندہ ہے - یہی
ایک جان ہے - چاہے تم لو چاہے اللہ میان لین -
ہم یون کا مر تو مرو - مد تین ہوئی فکٹ پر جان دینے
کے لئے پرجوش بیٹھی ہین - ہم نہایت شوق کر
ساتھہ کہتے ہین کہ فتح ہمارے ہی ہاتھون مین رہیگی -
جی ہان سچ ہے - اور بہت سچ - رسّی جل گئی
پر بل نہ گیا - بے کس گھمنڈ مین ہے - ہزار دیکھ
پہلے ہی باہمد فوج وحشی فوجون کو اب کسطرح خاک خون
مین ملاتی ہے - وہ غصہ کتنے ہے - پھر ہم بھی
دیکھ لینگے -

آئرش حق چھین لینے دینگے

آئرش قوم کی بدعنوانیوں اور آئرش ممبروں کی زبان درازیوں کا حال سن سن کر سخت افسوس ہوتا ہے - اور ساتھ ہی یہ بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو ذرہ چون کے بعد آئرلینڈ کی سلطنت آزادی کی خاطر گورنمنٹ برطانیہ سے ہشت مشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے آئرش قوم اس سرے سے اس سرے تک گورنمنٹ برطانیہ کی مخالف ہے - اور ایسی دیدہ دلیری سے کہ ذرا بھی دباؤ نہیں مانتی -

مسٹر ڈلن ممبر پارلیمنٹ سے جب مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ تم اپنے الفاظ واپس لو - ورنہ دھتا بتائی جائیگی - ممبری کی عزت کو سر پر ہاتھ دھر کے رو دو گے مسٹر ڈلن نے صاف کہہ دیا کہ اپنی ممبری کی آپ خیر بر رکھیں - بندہ ایسی پابندیکا خواہاں نہیں - اونکا یہ کہنا تھا کہ اسی وقت چہ میگوئیاں ہونے لگیں - کنسرویٹو فریق کے یاران خیر نے مسٹر ڈلن کو نکالنے کے لئے ہاں میں ہاں ملانی شروع کردی - نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر ڈلن دودھ کی مکھی کی طرح نکال پھینکے گئے -

ڈھٹائی کو تو دیکھئے کہ بجائے ماتم کرنیکے آئرش ممبروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے - اور دوسرے روز ایک خاص جلسہ کرکے مسٹر ڈلن کی ہمت آفرین کی - تماشا یہ دیکھئے کہ دوسرے جلسہ میں ایک آئرش ممبر کستین چڑھا کے مقابلے کے لئے تیار ہو گیا - ترکی کی فتوحات کا خاکہ اڑانے لگا اور کنسرویٹو فریق ممبروں کو مخاطب کرکے کہنے لگا - کہ انگریزی فوج کی فتوحات پر خوش ہوتے ہو مٹھی بھر جرمنوں سے فتح پائی تو کمال ہی کیا - جس آئرش ممبر کی نسبت کیا کارروائی ہوتی ہے

جو فسق از چرچ برخیزد کجا ماند مسیحائی

اپنی سیاہ نقاب کی آڑ سے بیٹے جہان آرا کی جھلک دکھا کر تارک الدنیا بھولے بھالے پادریوں کے دلوں پر بجلی گرانے والی ننوں نے مسیحی دنیا پر بڑی ڈھٹائی سے ثابت کردیا کہ حضرت مسیح نے دار پر چڑھکر اپنی جان عزیز کی قیمت سے ہماری ہی شفاعت کو خدا سے مول لے لیا ہے - بغضب خدا کا نوجوان حسین ننوں کو اپنی دل ہوسوں کو پورا کرنیکے لئے مقدس معبدوں کے سوا کوئی آڑ ہی نہیں ملی - تاریخی صفحات پر نظر ڈالنے سے ہمیشہ یہی ثابت ہوتا رہا ہے کہ نوجوانی نوجوانی کی امنگوں سے مست حسینوں نے رہبانیت کے پردے میں وہ وہ شرمناک کام کئے ہیں جنکے بیان سے روح کانپتی ہے - ہنری ہشتم نے اسی وجہ سے اس قسم کے معبدوں کو مسمار کروا دیا - کہ نوجوان مرد اور عورتیں ظاہر تو اس غرض سے اس میں داخل ہوتی تھیں کہ تمام دنیوی لذات کو ترک کرکے اپنے معبود کی عبادت میں مصروف رہیں مگر وہاں جاکر اور ہی رنگ میں مذہب جاتے تھے حسین لڑکیاں بی بی مریم کی یاد میں عمر بھر کے لئے قانون قدرت کے خلاف باکرہ رہنے کی قسم کھاتی تھیں - مگر چرچ میں داخل ہوتے ہی جوانی کی گدگدی والی خواہشوں کا شکار ہوکر بعوض اسکے مستحق شفاعت گنہگار ہوتی انکے ساتھ ہی تارک الدنیا پادریوں کا بھی بیڑا پار کردیتی تھیں -

حال ہی کا ذکر ہے - کہ سوئٹزرلینڈ میں ... سال کے عرصہ میں سات کم سن حسین [illegible] رہبانیت اختیار کرکے مقدس

پادریوں نے زہر پیا یا گئیں

اور اپنے دین اور تن کو حضرت مریم کی راہ میں وقف کردیا - پھر کیا تھا - دنیا کی خواہشوں کو انہوں نے ترک کردیا - تو اونکے لئے وہین عیش و عشرت کا سامان مہیا ہوگیا - تارک الدنیا پادریوں کو بھی بڑی مدت سے کوئی شکار ہاتھ نہ لگا تھا - اور اسی انتظار میں تھے کہ کوئی ماہرو حضرت مسیح کی خدمت کیلئے یہاں آجائے تو ہم اپنی دل و جان سے خدمت ادا کریں - ان بیچارہ حسینوں نے بھی دیکھا کہ ایسے کیسے نصیب کہ ان مقدس پادریوں کا خون اسکی ساری رگوں میں حلول کر جائے باقی رہی یہ بات کہ یہ کام نہایت ہی شریعت الہامی مذہبی احکام کے خلاف ہے - تو اسکا کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ حضرت مسیح تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ تو ادا ہی کرچکے ہیں اور پھر ہم جیسی برگزیدہ مسیحی خادموں کو تو کسی خوف کی ضرورت ہی نہیں - غرض کہ بڑی گرماگری کے ساتھ ساتوں لڑکیوں نے پیٹ پھولا اون لگائے اور مسیحی خدمت کے خاص مقدس بچوں کے بنے ہوئے پتلوں کے گوشت تیار ہونے لگے -

بڑی حیرت کی بات ہے - اور نہایت افسوس کا جائے ہے کہ دین عیسوی کی خدمت کا دعویٰ کرکے ایسے شرمناک گناہوں کے مرتکب ہوں اگر یہ بات تسلیم ہی کی جائے کہ مذہبی رو سے رہبانیت جائز بلکہ مستحق ثواب ہے - تاہم حصول ثواب کے جس ذریعہ میں ایسے ناگفتہ بہ جرائم کے ارتکاب کا اندیشہ ہو - اون پر عمل کرنا کس مذہب و ملت کے رو سے جائز ہے -

اگرچہ چرچ کے بڑے پادریوں نے اسکا استغاثہ نہ کیا تو خوف ہے کہ ایسے واقعات سے اخبارات کے کالم [illegible]

روسی وزیر کی کاٹ چھانٹ

روسی جبر اور ظلم تو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مگر آخر کار ایک نہ ایک روز وہ جبر و تعدی رنگ ضرور لاتا ہے۔ کسی زمانہ میں طالب علموں پر ظلم کیا گیا تھا اور وہ بھی بڑی طرح خبر لی گئی تھی اور اسکا بدلہ اب ایک طالب علم نے نکالا ہے۔ چنانچہ ایک منچلے طالب علم نے خوب غور و خوض کرکے یہ بات دل میں ٹھان لی کہ ان حضرت ہی پر ہاتھ صاف کرنا چاہئے جنہوں نے طالبعلموں پر مصیبت ڈھائی تھی۔ اسنے دیکھا کہ اگر اپنے لباس میں جاتے ہیں تو انکا وزیر تک رسائی ناممکن ہے جسکی بدولت انہیں مصیبت بھگتنی پڑی تھی۔ جھٹ ایک روسی افسر کی وردی پہن ٹھن کر نکلے۔ پھر بھلا اس حیثیت میں اونکو کون روکنے ٹوکنے والا تھا۔ دندناتا ہوا وزیر تک پہنچ ہی گیا۔ اور تاک کر ایک ایسی جچی تلی گولی اڑائی کہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھی۔ وزیر صاحب فوراً چت ہوگئے مگر چلتے چلاتے یہ الفاظ کہہ گئے۔ قاتل نے مجھپر کیوں وار کیا میں نے تو آج تک کسی کو صدمہ نہیں پہنچایا تھا"

سچ ہے ظالم کو اپنا ظلم کب یاد رہتا ہے مگر مظلوم کے دل پر اسکا اثر ہمیشہ کیلئے یادگار رہجاتا ہے۔ جب ظالم کی صورت سامنے آجاتی ہے فوراً خیال آجاتا ہے کہ اسی شخص نے ہم پر ظلم و ستم توڑے تھے۔ قاتل گرفتار ہو۔ وزیر کے قتل ہوجانے پر اچھل رہا ہے اور فخریہ کہتا ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگ گئی۔ جب اس سے وجہ قتل پوچھی گئی تو اسنے کہا میں نے آج اوس زمانہ کا بدلہ لیا ہے جبکہ مقام کیف کے طالب علموں نے انجمن کو دھائی تھی تو اسی مقتول وزیر نے میرے اکثر ہمجولیوں کو سخت سزائیں دلائی تھیں جی کیوں اور عورتوں سی بی سخت سزا [illegible] گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس وزیر کے قتل [illegible] کے دل ٹھنڈے ہوگئے ہیں۔

یک نہ شد دو شد

حضرت روس بہادر ابھی ایک مصیبت سے نجات نہ پائی تھی کہ دوسری آن موجود ہوئی۔ روسی وزیر کے قتل کی شورش باقی ہی تھی کہ دوسری مصیبت گلے پڑی۔ حضرت بڑی دون کی لیتے تھے کہ ہماری سلطنت با اثر جابر اور باامن و امان ہے کوئی نہیں ہمارے رعب و داب کو کوئی چون و چرا کر ہی نہیں سکتا۔ اب لینے کے دینے پڑ گئے۔ ساری شیخی کرکری ہوگئی۔ اور اب ساری اگلی پچھلی کسر نکل رہی ہے۔ آجکل سلطنت کی ناؤ بغاوت کے دریا میں ڈگمگا رہی ہے۔ ہر طرف فتنہ و فساد نمودار ہے۔ رعایا میں تشویش و بد دلی پھیلی ہے۔ مزدوری پیشہ لوگوں کے حقوق چھینے جاتے ہیں آدمی مصیبت پر مصیبت اور ظلم پر ظلم کہانتک سہے۔ آجکل مزدوروں نے ہڑتال مچا رکھی ہے سارے کارخانوں میں قفل پڑ گئے۔ کیونکہ مقررہ اوقات سے زیادہ کام لیا جاتا اور مزدوری دی معمولی۔ انہوں نے ہزار کچھ رویا دھویا مگر کون سنتا ہے۔ انہوں نے ہاتھ پیر پھیلا دئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ممالک یورپ میں جو حقوق مزدوروں کو حاصل ہیں وہ ہمیں بھی کیوں نہ دئے جائیں۔ ممالک یورپ میں مزدوروں کیلئے جو وقت مقرر ہیں۔ مجال ہے کہ مالک اس سے ایک منٹ بھی زیادہ کام لے لے۔ مزدوری اور اجرت کی بھی شاکی ہیں کہ بہت کم ہے۔ معمولی مزدوری سے زیادہ ملنا چاہئے۔ چنانچہ ماسکو میں مزدوروں نے ایسا ایکا کیا کہ مقابلہ میں فوجی سپاہ آئی تو اسکی گردن بھی ناپ دی اور اس سے چھین جھپٹ کیا چھوڑا۔ مگر پھر بھی فوج مسلح تھی جانبین سے بہت سے مرے کٹے۔ مقام نوویرا کے کاشتکاروں نے تو غضب [illegible] شہر کے [illegible] فوج بھی [illegible] میں [illegible] رعایا بھی سخت پریشان ہو رہی ہے۔

بلکہ سہ شد

ایک مصیبت ہو تو آدمی جھیل لے۔ دو مصیبتیں ہوں تو رو پیٹ کر صبر کر بیٹھے مگر بیچارے روس پر تو آجکل چوطرف سے مصیبتوں کے پہاڑ پر پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ سچ ہے خود کردہ را چہ علاج۔ یہ سب خود اپنے ہاتھوں کے کرشمے ہیں۔ اسنے رعایا پر جبر ہی اب کیوں کیا جس سے وہ عاجز آگئی۔ اور ظلم کی برداشت نہ کرسکی اور ہتیلی پر جان لیکر سلطنت اکھاڑنے پر مستعد ہوگئی۔ سچ پوچھئے تو روس بالکل قابل رحم نہیں۔ اسکو تو وہاں ... جہاں پانی بھی میسر نہ ہو۔ قابل رحم بے بس رعایا ہے جو جبر و تعدی کے بوجھ اوٹھاتے اوٹھاتے عاجز آگئی ہے۔

علاوہ ازیں روس نے اضلاع فنلینڈ کے باشندوں کے حقوق غصب کرلئے اور اب اونہیں مجبور کر رکھا ہے کہ فوجی ملازمت قبول کرو۔ ورنہ تمہاری خیریت نہیں۔ اونہوں نے جب کوئی چارہ نہ دیکھا اور ان پر بالکل نہ چلی تو نشہ پر لگا لیکے کھڑے ہوگئے کہ اب تو ہم جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھے ہیں مر جائیں گے مگر فوج میں نہ داخل ہوں گے۔ کرو کیا کرتے ہو غرضکہ یہاں کے باشندوں نے بھی سخت بغاوت برپا کردی روس کے کاسک فوجی سپاہیوں نے کوڑوں سے رعایا کی خبر لینی شروع کی جس سے لوگوں میں اور زیادہ بددلی پھیل گئی۔

اب زار روس نے پھر ایک اعلان شایع کیا ہے کہ دیکھو اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ راہ پر آجاؤ۔ اور فوجی ملازمت میں داخل ہو جاؤ اسی میں تمہاری خیریت ہے۔ اور اگر اب بھی تمہارے ہوش ٹھکانے نہ ہوئے تو آیندہ تمہارے بچے کچھے حقوق بھی سلب ہوجائیں گے۔

مسٹر چیمبرلین پر پھٹکار

آئرش ممبرون کو خدا نیک ہدایت دے یہ بھلے مانس تو مار آستین ہی نکلے۔ خدا جانے کب سے یہ دل کا بخار نکالنے کا موقع تاک رہے تھے جب سے مسٹر چیمبرلین پر دانت کچکچا رہے تھے۔ وہ مسٹر چیمبرلین کی اس حرکت سے سخت ناراض تھے۔ کہ ذرا سے لالچ کے لیے کروڑون روپئے خاک مین ملائے۔ اور ہزارون بہادرون کو خاک مین ملوا دیا۔ وہ الگ۔ ظاہری وجہ مخالفت تو یہی بتاتے ہین لیکن اندرونی معاملہ کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ آئرش ممبر چاہتے ہین کہ حکومت آئرلینڈ جو عرصہ دراز سے انگلستان کے ماتحت ہے وہ بالکل آزاد کر دیجائے۔ برائے نام انگلستان کی سرپرستی رہے۔ مسٹر چیمبرلین ان کی امید کے خلاف ہین اسلئے آئرش ممبر ادن پر خار کھائے بیٹھے ہین۔ اب ادنکی کاوش یہان تک بڑھ گئی ہے کہ سر اجلاس بھی وہ اسکو مخفی نہین رکھ سکتے۔ گذشتہ ماہ مین جو لارڈ میتھون کو ناہنجار ڈچ پکڑ لے گئے تھے اس خبر پر آئرش ممبرون نے خوب قہقہے اڑائے۔ اور مسٹر چیمبرلین کو طعنون کے تیرون سے چھید ڈالا۔ کہنے لگے کہ کہو حضرت۔ دیکھی آپنے لارڈ میتھون کی بہادری اسی بہادری پر آپ مونچھون پر تاؤ دیتے تھے۔ دو چار نہین بلکہ دس پندرہ مرتبہ لارڈ میتھون نے فتح حاصل کر لی۔ پھر اسکے ہو گیا۔ بعض مفت پہلوان لپٹنے زور مین آپ بھی گر پڑتا ہے۔ علاوہ ازین ڈچون کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور پھر غائب ہو جانا کون سی بڑی بات ہے۔ ان باتون سے در گذر کر مسٹر ڈلن نے زبان درازی سے کام لیا۔ مسٹر چیمبرلین کی شرکت خلعت و افسران جنگ کے عمدہ ہتھیارون کے ثبوت مین [illegible]

جانی وفادار

بھاگ گئے ہین۔ گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے جو اپنی قوم پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہین سیکڑون بہادر افسرون کو اونہون نے گرفتار کرا دیا۔ اسکے جواب مین آئرش ممبر مسٹر ڈلن نے یہ کہا کہ نکو اونکی وفاداری پر ناز اور جان نثاری پر مسرت ہے۔ ہم قرار دیتے ہین نمک حرام سمجھتے ہین۔ انکی وفاداری کا کیا بھروسا ہی کیا جس نے اپنی قوم کی پاسداری نہ اپنے ملک کی حفاظت کی۔ وہ دوسری قوم کے ساتھ کیا وفاداری کر سکتی ہے۔ مسٹر چیمبرلین کو یہ فقرہ ناگوار گذرا۔ اور واقعی ناگوار گذرنے کی بات ہی ہے۔ جو لوگ برٹش کے خیرخواہ ہین۔ اونہین کو نمک حرام بنایا جائے تو پھر کون خیرخواہی کا دم مارنے لگا۔ آئرش ممبر کے جواب مین مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ ہمارے خیرخواہ اور وفادار ڈچون کو جو آپ قومی نمک حرام بناتے ہین تو اسکا تجربہ آپکو خوب ہوگا۔ مسٹر چیمبرلین جو بڑے شائستہ قوم اور مہذب فرقہ کا ہین اسلئے اونہون نے آئرش ممبر کی طرح چھری نہین کھینچ مارا۔ اشارون کنایون مین جلا گیا۔ مسٹر ڈلن نے تو مطیع ڈچون کو قومی نمک حرام کہا تھا۔ مسٹر چیمبرلین نے مسٹر ڈلن ہی کو قومی نمک حرام بنا دیا۔ مگر بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ۔ مسٹر ڈلن جو کا پتلا ہے۔ وہ فوراً مسٹر چیمبرلین کے اشارے کو سمجھ گیا۔ یہ فقرہ سنتے ہی وہ دل مین کھٹک گیا اور سوچا کہ یہ تو مسٹر چیمبرلین نے مجھی پر ڈالی۔

یہ سمجھنا تھا کہ مسٹر ڈلن آگ بگولا ہو گیا۔ تیوری چڑھ گئی۔ تو دماغ تک پہونچی آئرش قوم آزادی مین مشہور ہے اور [illegible] بالکل [illegible] مقابلہ مین تو وہ قوم [illegible] غرض مسٹر ڈلن [illegible]

عورتون کا شیوہ ہے

مردون کا شیوہ یہ ہے کہ سر کٹائے اور منہ پہ وار سہے مسٹر ڈلن نے مسٹر چیمبرلین جی کو مخاطب کر لیا۔ اور خاص اونکو کہا کہ تم ناہنجار ہو جو مسٹر چیمبرلین پہ لشکر پھنسائے۔ مگر اس وقت کر کیا سکتے۔ خون کا گھونٹ پی کے رہ گئے اور انگریزی پالیسی کو کام مین لا کے اس غصہ کو پی گئے۔ جیسے جینے بھر کا پیاسا آب آشام بڑی سے بڑی شربت کو بھی حلق سے اسطرح اتار جاتا ہے کہ گویا کچھ پیا ہی نہین۔ مسٹر چیمبرلین نے پھر اپنی اسپیچ شروع کر دی۔ اور فرمانے لگے۔ کہ اب صفائی کی زیادہ امید ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ کثیر التعداد بوئر ہماری بہادر فوج کی شجاعت کا لوہا مان گئے۔ اور وہ انگریزی حکومت کے حلقہ بگوش ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کو اس جنجال سے نجات دلانے کی خود کوشش کر رہے ہین۔ بالخصوص مسٹر فلل جو بوئرون کا مشہور جنرل ہے۔ وہ دل سے یہ بات چاہتا ہے کہ کہین جلد صلح ہو جائے۔ چنانچہ اسنے ایک اعلان بھی شائع کر دیا کہ جو بوئر جنگ قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہین وہ دشمن ملک ہین۔ مسٹر ڈلن کو یہ جوش آیا۔ اور بیچ ہی مین بول اوٹھا کہ وہ تو نمک حرام ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ آپ نمک حرام قوم کے اہل جج ہین۔ اسکے جواب مین مسٹر ڈلن نے ایسا سخت فقرہ کہا کہ اگر بادولت وزیر انگلستان ہوتے تو تمام آئرلینڈ کو اوڑا دیتے۔ اس بدزبانی کا کیا ٹھکانا ہے۔ مسٹر ڈلن نے آئندہ دکھا دیا۔ پھٹ سے مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادی کو یہ کہہ دیا کہ تم ملعون مکار ہو۔ اور غضب یہ کہ اس فقرے پر تمام آئرش ممبرون نے تالیان بجائین۔ اور خوشی کے نعرے بلند کیے سیٹیان بجائین۔ مسٹر چیمبرلین کو غصہ تو بہت آیا ہوگا مگر بس چلتا تو کچے کو چبا جاتے لیکن وہ [illegible]

معرکہ آرائی

پسینے کی جگہ آنے لگا خون
چھپاؤں کب تلک راز نہاں کو

بعالی خدمت جناب ایڈیٹر صاحب دام مجدہٗ۔ ایک معشوق
بے وفا سرد مہر کج ادا کی سرد مہری کا ذکر کرتا ہوں۔
خدا کان دھر کر سنئے۔ مہرویان عالم کے بے وفا ہونے
میں کسکو کلام ہے۔ جدھر دیکھو انکی بیوفائی کا شکوہ
جدھر نظر کرو انکی کج ادائی کا گلہ۔ اصل تو یوں ہے
کہ وفا زمانے میں نام کو نہیں رہی۔ اسکا وجود دنیا
میں عنقا ہے۔ جب وفا کا ذکر آتا ہے تو ایک سکتہ سا
ہو جاتا ہے۔ اور خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سننے کی باتیں
ہیں۔ کانوں سنیں یا آنکھوں دیکھیں۔ بہرحال ہمیں
یہ مجبور کہنا پڑتا ہے سہ وفا ڈھونڈ گئی یوں وفا زمانی
[illegible] بھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں ٭ ان سے گرد
[illegible] یہ نہ پوچھئے۔ عاشق اگر ان کے دم دلاسے
[illegible] ہے اور جانے میں بھولا بھولا پھرتا ہے تو
[illegible] انکی سرد مہری سے مغموم ہی ہوتا ہے۔ یہ تو
معشوقوں کا خاصہ ہے کہ کبھی تیور بدلو۔ عاشق کو ذرا
سی دلجوئی کرتے ہیں اور کبھی ایسے تیور بدل لیتے
ہیں کہ عاشق بیچارہ بحر حسرت میں ڈبکیاں لینے لگتا ہے
جگر پاش پاش ہو جاتا ہے بلکہ یوں کہئے کہ انہیں جان
تک نہیں رہتی حضرت درد نے درست کہا ہے سہ
جان سے ہو گئے بدن خالی ٭ جس طرف تو نے آنکھ بھر دیکھا
معشوقہ ناز و ادا یار کون قدر نہیں یا وہ کون [illegible]
[illegible] باتوں میں کلام ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ جو
[illegible] حسن پر شیدا و فریفتہ ہے اور عاشق ہے [illegible]
[illegible] درست [illegible] جہان [illegible] غریب [illegible]

اے حبیب کی یاد پڑتی ہے تو کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا ہوں
اسی یاد میں اکثر پہروں بیٹھا رہتا ہوں اور کہا کرتا
ہوں کہ جانے وہ تو پری زاد بیوفا ہے مگر دل چور اسکے
میں پڑا ڈھونڈا ہے۔ اسے ایک شاعر نیک فرماتے ہیں۔
سہ پیارے بیوفا [illegible] جگر لیتے ہیں دل کے
تم بلا ہو۔ قصہ کوتاہ بی حسرت جان نے حضرت [illegible]
سے اپنی دلی محبت۔ نیک نیت۔ جفا کر سلام۔ وفا کی
کام۔ فرقت سے سروکار۔ غیر کو دھتکار۔ روز آنیکا وعدہ
وعدہ کو آہن کا ارادہ۔ میں تمہاری ہو چکی نصیبہ بخو
ر ہو چکی ہاں غیر کے ہاتھ نہ ڈالنا۔ رفت پڑے پتھر
تلے سے نکالنا وغیرہ وغیرہ کا اظہار کر کے عہد کیا۔
کتنی دفعہ بی صاحبہ نے وعدہ ایفائی کی سو بہ تو بہ
اسباب کا نام نہ لو۔ قسم ہے جو ہر گز کبھی قدم رنجہ
فرمایا ہو۔ خدا معلوم وہ کون ساعت نحس تھی جب
بی صاحبہ نے وعدہ کیا۔ اور اب گیا جیسا ایفا
شاید قیامت تک نہ ہو۔ ابھی قیامت کا نام نہ لو
تب تک تو بیچ میری ہڈیاں پیس کر مٹی میں مل
ہو گئی ہوں گی۔ نہیں نہیں بلکہ میرے مرگ کے بعد
تشریف لا دینگی۔ اور جب مراد حاصل ہو گی۔ بقول
غدی سہ بغیر مرنے کے حاصل ہوئی نہ دل کی مراد ٭
میں اپنے آپ سے جاتا رہا تو یاد آیا ٭

توبہ توبہ یہ بھی غلط ہے۔ وہ وعدہ شکن ہیں
اور پورا وعدہ شکن ہے۔ اوس سے یہ امید کہاں
وہ دمباز دمباز ہے مکار ہے عیار ہے۔ اوس
لئے ہم کو اوس پر بھروسا نہیں۔ اور اعتبار ہو کیونکر تمام
نیک صفتیں اوس گرگ کے لاڈلے میں موجود ہیں۔
استاد ذوق کا شعر ٹھیک صادق آتا ہے سہ جھوٹ
ہی جانوں کلام اس کا ہرن ایمان کا ٭ پینکر جام بھی
وہ آ کے اگر قرآن کا ٭ جھوٹ کہتے ہو یہ تمہاری
باتیں ہی باتیں ہیں۔ اگر آج وہ تمہارے پاس آئے

نہ تمہارے دل کی تمام کدورت نور سے بیشتر نکل جائیگی اور
دل شیشہ کی طرح صاف ہو جائیگا۔ کیونکہ اوسکا طرز کلام
ماشاء اللہ کسی رنگ تجربہ کار اور آپکی دل لبھانا باتیں
معشوق طرحدار سے ہرگز ہرگز کم نہیں۔ بلکہ اسکی کئی
حصہ بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور اصل تو یوں ہے کہ کسی میں نہیں
مصداق شعر سہ کہاں یہ بات کسی اور میں جو ہے ٭
جو آپ کے انداز گفتگو میں ہے ٭ کدورت کی ہی ایک
کہی۔ ارے میاں مشوقو۔ ہمارے جی میں ہے تو تھوڑا ہو
کہ مینش قبضہ سے معشوق پر چڑھ اوسکا تصرف تمام
کر دوں۔ توبہ توبہ اسباب کا نام نہ لیجئے میں اپنے دربار
کر مقرر اسے اسطرح پیش آؤں۔ لاحول ولا قوۃ۔ توبہ
کیجئے۔ کان پکڑئیے۔ ایسا بھی کہیں ہو سکتا ہے اور
پھر معشوق سے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ہزار بار نہیں مگر جب
وہ مجھ سے ان دونوں جدا ہے۔ اور کسی وجہ سے ناراض ہو
گر جانو۔ ہم دونوں ایک ہیں۔ اور ایک ہی نہیں
بلکہ یکجان دو قالب ہیں۔ خیر جی تو جملہ معترضہ تھا اصل
واقعہ تو میں چھوڑ ہی گیا۔

ہاں جب وہ [illegible] سے مجھ سے وعدہ کر قسم
کھا چلا گیا۔ اور بہت دنوں گزر کر آیا۔ تو میں ایک
روز بی صاحبہ کے مکان پر جا موجود ہوا اور کہا کیوں بی صاحبہ
وہ آپکے وعدے کیا ہوئے۔ وہ میٹھی میٹھی باتیں کیا
ہوئیں۔ وہ بار بار مجھ سے کہنا۔ میں تو تمہاری ہو چکی
قسم تمہاری ہوں۔ جب تک جیوں گی تمہارا نام جپونگی
وغیرہ اچھا وعدہ وفا پر خدا ہی چھوڑ دیا۔

بی حسرت جان [illegible] چونکہ ان دنوں طبیعت ناساز ہے اور
وجہ میل جواب کی فرصت کم ہے۔ آرام کے بعد ملاقات ہو گی
معاف کیجئے گا ایڈیٹر صاحب ہمیں باتوں میں اڑاتی ہو محبت
ہی جاتی ہو۔ زمانہ بھی نبھاتی ہو۔ جلدی تو سچ میں یاد
ہیں۔ اچھا اگر تم نے ایفائے وعدہ کیا تو پھر ہم ہوا اور ہم
بندہ کی رخصت ہوتا ہوں۔ امید ہے کہ مجھی نیز [illegible] تکلیف دینگی
[illegible] گر اور [illegible] ہم آپ سمجھ جاؤ گی ۔ مسافر

آج ہم مل کے گلے روئینگے پیمانے سے
لاش نکلی کسی میکش کی جو میخانے سے

دیکھیے اور جو بہکے ذرا سنبھل کے۔ ورنہ یاد رکھنا ایسا پیمانہ کھینچ کے ماروں گا کہ دخت رز کا تمام ذائقہ بہولجائیگا۔ تو نہیں جانتا کہ ہم رندان جہان ہیں۔ حضرت شیخ کی پگڑی تک رہن رکھ کر پی جانے والے۔ دو چار بوتلیں اوڑانا تو ہمارے نزدیک کچھ بات ہی نہیں ہے۔ دیکھتا نہیں ہر وقت میکدہ اور دخت رز کی طرف تاک لگی رہتی ہے۔ قدح فلک کی ناہنجاری ظلم و جفا کا نشانہ بنایا ہے کہ کسی ماہ کامل کے فراق میں خم دل کے انگور ہی نہیں بھرتے۔ چل یہاں سے دور ہو نظر سے کار روز ہو۔ کیسی دون کی لیتا ہے۔ میخواروں کی بھی ایک ہی کہی۔ شکل تو دیکھو جیسے دخت رز کی بیٹی۔ یا لوٹتا ہوا پیالہ اور سب طرفہ یہ کہ یہ بھی مے خواروں کے زمرے میں شامل ہیں۔ ہر دم پیٹ کے ساتھ شراب کا پیپا باندھے پھرتے ہیں۔ برانڈی اوڑھے ہے میخانے کی جو کیا ری کرنا ہمارا ہی کام ہے ؎

کروں پیر مغاں کا شکر جسکی مہربانی سے
سبو آیا گلاس آیا شراب آئی کباب آیا

تو بار ہم تمہارے مکان پر اب کبھی نہ آئینگے تم تو کچھا ہیں طرح جھوم جھوم کر باتیں بناتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ اخاہ مولانا پنچ بہادر صاحب ہیں معاف کیجیے گا کورنش اے وحشت تیرا برا ہو۔ سنبھالنا (۲)

ہو خانہ خراب تونے کیا کیا۔ آہ مولانا پنچ بہادر سے یوں کلمات سخت سے پیش آیا۔ استغفراللہ قبلہ معاف فرمائیگا۔ اس وقت بندہ درگاہ بھی معذرت متوالا ہو رہا تھا۔ شرابیوں پر غصہ خفا پاتا تو شوپی تو پچ کھاتا تاکہ گشتی میں ایک باغ کی سمت جا نکلا اور لگا باغ کی روش پر چہل قدمی کرنے۔ شام کا وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے دل کو باغ باغ کر دیا۔ نرگس چمن کی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو فوراً اشک چشم پر نم سے رواں ہو گئے۔ سنبل پیچاں نے کسی کی زلف پریشان کا نظارہ دکھا کر دل کو دام بلا میں گرفتار کر لیا۔ بلبل کے وہ آہ و نالے کہ صیاد کا چھوٹ پڑا ایک ریچ بنگ دیا۔ غرضکہ انجانب قدموں سے زمین ناپتے ایک میخانہ کی سمت جا نکلے۔ قہ قہہ قہہ۔ اجی وہاں کی کیفیت بھی عجیب تھی قہ قہہ قہہ۔ بھی بتلاؤ تو سہی۔ قہ قہہ قہہ۔ کیا بتائیں۔ ہمارے تو پیٹ میں بل پڑے جاتے ہیں۔ قہ قہہ قہہ۔ آدمی ہو کہ گھن چکر۔ مفت کی قہ قہہ لگا رکھی ہے۔ خود ہی کہنا اور خود ہی قہقہا لگانا یہ کونسی تہذیب میں جائز ہے۔ کہیں سودا تو نہیں ہو گیا۔ اے میاں ذرا عقل کے ناخن لو ہوش کی اصلاح کرو۔ خواہ مخواہ کی بق بق زق زق اگر بتانا ہے تو سیدھی طرح بتاؤ ورنہ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ بتا ہی دیں تو پھر ذرا قبلہ رو ہو بیٹھیے۔ شراب سے وضو کر لو۔ برانڈی کی پچکاری سے کان صاف کرا کر سننے پر تعینات ہو جاؤ ورنہ۔

نظم میں سناتے ہیں ابھی لال پری کے ہوش اوڑ اسکتے ہیں۔

گذرے جو میکدہ کو کبھی ادھر سے — تو لی ہنسی وہاں پہ خوب جا کر
دیکھا ہنس کر ایک غضب میں — ہنسو کا دخت رز دیر دو چار
جسطرف کو وہ مسکرا کے دیکھا تھا — کھلتیاں ہوتی تھیں ہزار ناز
بات سنتا نہیں کسیکی وہ — نشہ کا جن ہو اوسکو سر پہ سوار
کوئی کہتا ہو کیا خوشی ہے — کوئی کہتا ہو کیا ہو بدکار
آخرش وہ وہاں سے گھبرا کر — چل پڑا جیسے اونٹ ہو بے مہار
جاتا تھا جسطرف کو بیہوش — لوگ دیتے تھے لاکہوں ہی پھٹکار
شہر بانگ ہوا خرافات میں — توبھی کرتا تھا بیطرح ہر بار
اک پولیس مین نے دوڑ کے اوسکو — آہی پکڑا وہاں پہ آخر کار
کوتوالی میں لے گیا اوسکو — خوب کھیچڑ کاٹے ہنٹر اور پیزار
ضمانت کسی نے نہ دی آکر — وہ حوالات میں رہا میخوار
صبح کو ڈاکٹر کے پاس گئے — لے گئے دو سپاہی چوکیدار
اور کہا یہ ملاحظہ کیجیے — رات کو جینے پیا اسی سرشار
دیکھ کے ڈاکٹر نے شراب کو — یوں لگا کہنے وہ لعین بار
مال و زر کہاں آگر بدو — کر بیماری اوٹھائی تونے یار
ہو شراب ایک بار جو پی — جسم و جان کو کردے فی النار
جیلر اوسکو بہت ملامت کی — پھر لکھا ڈاکٹر نے سب اظہار
پھر کچہری میں اوسکو بھیج دیا — کہ پاداش جرم آخر کار
الغرض حاکم عدالت نے — کیا جرمانہ اک رقم بسیار
گو کہ منعم تھا لیکن اس باعث — دے کے جرمانہ ہو گیا نادار

جو نہیں مانتے کسیکی پند
اے شفیع اونکو یہ سنا اشعار

شفیع از راولپنڈی

روسی اخباروں کو حیرت ہے کہ ممالک روس میں جتنے مسلمان حج کو جاتے ہیں پھر واپس نہیں آتے واپس کیا جائیں روسی مظالم سے بہت تنگ ہیں ... آخر کار انہیں اصلی مرکز کی طرف لوٹتے ہیں۔

بیخودی کا ہو برا کل راہ میں
خیر سے صاحب سلامت ہوگئی

مسٹر پنچ بہادر آپ کی جودت طبع پہ پیکر تصویر قربان - نازک خیالیوں پر کل جدید لذیذ تصدق - عالی دماغی پر دنیا بھر کے نثار - کیوں کیسی بگڑی ہوئی دماغی قلعہ اب تو ہوگئی - کیا تسکین ہے تو ہندوستان میں ہونی ہے نہوگی - تو کیا قیامت ہوگئی قیامت کا ہونا اب کا رہے دارد - کیونکہ پچھلے سابقہ قانون کی بعض دفعات کو تو بالکل منسوخ کر دیا اور بعض کو حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیا ہے - کیا قیامت سے کچھ کم محشر افزا نہیں ہے کہ اہل جوہر در بدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں - تو کیا کسی خانگی سے آشنائی ہوگئی چاہا ہوا نہ کوئی آتا دیکھے نہ جاتا - کم خرچ بالا نشین - اچھا تو کیا رنڈیوں سے کمائی شروع ہوگئی - کسبی ہے تو ضروری مگر جب انگلینڈ آزاد ضمیر کی تربیت یافتہ نیک بخت نہ خیں اس کا جائز ہونا قرار دیں تو کیا کسی بندۂ خدا کی نوکری ہوگئی ؟ - خدا کا ملنا آسان مگر نوکری ملنی دشوار - نوکری کا اس زمانہ میں ہاتھ آنا کیمیا کے نسخہ سے کم نہیں " جو سے شیر لانا اہل مگر نوکری ملنا مشکل بہتیرے ایم - اے بی - اے جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں - مگر کسی نے پرسہ کہ بھیا کون ہو - با این ہمہ ملازمت کے شائق ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑے ہیں - واہ سبحان اللہ آپ کی سمجھ بھی بلہاری بہت خوب سمجھے - حضرت ہم تو آپ سمجھتے ہیں جو انگلینڈ میں لارڈ در وزیری اور ہاؤس آف لارڈس میں ہیر فرتوت کرو گر نہ سمجھ سکیں - اچھا ہندوستان پر کوئی بلا نازل ہوگئی ؟ خوب بھلا وہ کون سا روز ہے - جب انڈیا محیط بلا نہ رہتا ہو - اور مصائب و آلام کا شکار نہ ہوتا ہو بلائیں تو نت نئی اسپر نازل ہی رہتی ہیں - اور مرزا طاعون بیگ نے اپنے غمزوں سے وہ چلبلو مچار کھی ہے کر آہی توبہ - تو کیا ڈرلوٹ اور اسپین کی فوج میں بھاگڑ ہوگئی - اجی وہ تو روز ازل ہی سے بھگوڑوں کی لسٹ (فہرست) میں شامل ہو چکے ہیں تو پھر انگلینڈ و ٹرانسوال میں صلح ہوگئی ؟ لڑائی ہی کب تھی بھلا شاہ و رعیت کا مقابلہ کیا کجا چراغ مردہ کجا آفتاب - معلوم شد آپ ہی منیہ وادر آگ پر لال بھبوکا بنے ہوئے ہیں - ارمان ہو گئی ہوگی آخر تم ہی بتا دو کہ کیا ہوگئی بھتی للہ جلد ہو بڑی مزیدار اور حبشی سنو گے تو ہنستے ہنستے قہقہہ دیوار بن جاؤ گے - واہ آپ ہی عجب شخص ہیں بتاؤ گے یا کہیدن کا صیغہ ہی گردانے جاؤ گے - اچھا جب آپ ناراض ہوتے ہیں تو کسی اور سے کہیں گے - نہیں نہیں بتا دو کیا ہوگئی کیا کوئی غلطی ہوگئی - غلطی کا ذکر وہ تو بچے سے بھی ہو جاتی ہے - تو کیا ہولی ہوگئی ہاں ہونے کو تو ہوگئی مگر ہندوؤں کی جہالت و رسوائی بھی عیاں ہوگئی جبکہ جوانان و حسینان جوتیوں کے ہار زیب گلو کئے انڈے پھرتے ہیں - تو پھر اس سے ندامت ہوگئی - خدا بے غرضی کا بھلا کرے ندامت تو کسی کام سے ہوتی ہی نہیں - شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید - لاحول ولا قوۃ آپ بھی نری غلطی ہی ہیں - تو پھر اسٹیٹ و پیتر میں لڑائی ہوگئی بلی سکتے میں چپ چیٹ ہوگئی - زمین و آسمان میں بوسہ بازی ہوگئی کیا ہوگئی - اچھا پھر کہہ ہی دیں - کل رات کو بازار میں ایک بہاری کی مسافر سے لڑائی ہوگئی - آپ کا سر بیچ کے قدموں کے آپ جانتے ہیں - ایک تو عورت ذات دوسری شپاخہ - اسکی داڑھی اوسکے ہاتھ میں لگا بھیروں ناچنے - بس حضرت آپ کی ہوگئی کیا مجذوب کی بڑ - رنڈی کی فہمائش - عاشق کی تمنا - افیون کی خواہش ہوگئی - اچھا سنئے - حسن ابدال میں بوبیروں کی حفاظتی گورکھا پلٹن کے سپاہی نے ایک گورہ بہادر کو "ہو کم در" کی تعمیل نہ کرنے پر جھٹ سے گولی داغدی اور جھٹ سے گورہ بہادر کی جان ہوا ہوگئی - تو کیا ظلم ہوا حکم کی تعمیل ہی تو کوئی اثر رکھتی ہے کہیں ہلال پری کے وصل کی تدبیر سوجھی جاری ہوگی کہ جھٹ فرشتہ اجل نے گردن دبالی - واہ حضرت آپ کی ہوگئی تو ہماری جان کی جنجال ہوگئی - اچھا لاؤ کان - بوبیروں از سر نو بغاوت ہوگئی - ہاہت تمہارے بوبیروں کی دم میں پرانی چینی رفلوں کا گٹر اگر ایکے سر سے پاؤں نکلے - تو وہ گت بنیگی کہ لی چینا بیگم کا تمام تو کیا شیرہ بنجائیگا -

ملتم بجہ حاضر میشوم

راقم

افسوں نگار آلو والہ - از راولپنڈی

واہ رے اوستاد واہ رے چنڈو

خبر سب ہی خرف ہوگئی | ایک اہتی ابہی بشارت ہوگئی
بستر جانان پہ جاکر سوگئے | ہائے کیا ! اہتم حاقت ہوگئی
ہنچا خیار پہر شوق سے | سیم جی کی اجازت ہوگئی
شیخ نے دکھلا کر خندہ یہ کہا | آج ! ستو مین جماعت ہوگئی
ناکتی ہو رونے ان کیو ہو اسطرح | ہند کی دولت کارت ہوگئی
کو دہ آکی چڑہا مینگ سکر | بمبئی کی گر زیارت ہوگئی
مبی کیا لا ایگا مت سامنے | پنچ کی گر کچھ عنایت ہوگئی
کرسیان توڑینگی اب دربار کی | من سپلٹی میں عداوت ہوگئی
پنچ کی انگلیں مزاجی کے سبب | ساری ملکو مین اشاعت ہوگئی
ہے متعلق پر رکہو جناب | شیخ صاحب بس عبادت ہوگئی
جن سفور کے جنبش نکلے ضرور | شور اٹھا بس قیامت ہوگئی
بتہ

مسٹر قیامت نگار۔ از مقام کہنڈوا

مینوسپالٹی اور ہم

نمبر ۲

پچھلے سے پچھلے ہفتہ مین ہم نے مجملاً ایک اطلاعی آرٹیکل ممبران مینوسپالٹی کہنڈوہ کے لئے بغرض ہمدردی لکہا تہا۔ اوس کی نسبت ہمارا یہ خیال تہا (بلکہ خیال کیا معنی ہمکو یقین تہا) کہ ممبر صاحبان ہمارے اوس آزادانہ تحریر اور دلیرانہ تقریر کو سنکر یکبارگی ارے باپ رے کہکر خواب غفلت سے چونک اوٹھینگے۔ اور یک بینی دو گوش عدالت عالیہ (کمیٹی گھر) مین مقام مقصود اور وقت معہود پر حاضر ہو کر نہایت خوبی۔ اور الحاح کے ساتھ یک زبان ہو کر۔ تیر پنچ (مسدد کمیٹی) کے سامنے جان بخشی کیلئے عرض کرچکے ۔ اور ہمارے گلے مین گلا ملاکیلی (کر واقعی میں حضور آپکے شہر مین چند امور کی سخت ضرورت ہے۔ جس کے نہونے سے باشندگان شہر کو ایک معمول دیہات سے بہی (جہان پر مینوسپالٹی کا اثر تک نہین ہے) تکلیف ہے منجملہ اونکے اول تو سب ضروری امر کہنڈوہ مین روشنی کا انتظام ہو اس طرف مینوسپالٹی کو خاص طور سے توجہ لازم ہے۔ دوسرے یہ کہ عموماً کل شہر کی سڑکوں کی حالت ناقابل اطمینان ہے۔ خصوصاً چوک کی سڑک تو گندگی سے بہی دو فٹ گہری نظر آتی ہے۔ تیسرے یہ کہ دوکانداروں نے منجانب مینوسپالٹی جو کرایہ مقرر ہے وہ ظرف اور حیثیت سے بہی زیادہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے بہت سے دوکاندار سرکاری مکان پر فاتحہ پڑہکر کنے والے ہین کہ بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بہلا۔ چوتہے یہ کہ باوجود مزید کرایہ کے دوکان کے سامنے جو زمین ہے اوسکو وہ بیچارے استعمال مین نہین لانے پاتے کیا مینوسپالٹی کہہ سکتی ہے کہ جو آدمی پائجامہ بنوائیگا تو پیشاب کا راستہ نہین رکہیگا میرے خیال مین بجز اسکے کہ مینوسپالٹی صاف جواب دیکر ضرور رکہیگا جب مینوسپالٹی یہ سمجہتی ہے تو کیا ؟ دوکاندار سامنے کی زمین پر اوٹلا بنا کر دوکان نہ لگائے مکان کی چہت پر لگائیگا مبنک وہ اوٹلے پر دوکان لگانے کا مجاز رکہتا ہے مگر مینوسپالٹی نے (ٹلون کو نیست و نابود کیا) کرادیا۔ اس کارروائی سے کیا مینوسپالٹی کہنڈوہ کو لوگ ظالم اور خود غرض کہین گے ضرور کہین گے اور ڈنکے کی چوٹ پر کہین گے کیونکہ جسکی اینٹری جلیگی وہ کیا کچھ نہین کہیگا یہ دوسری بات ہے کہ کہنڈوہ کی رعایا بالکل گھنڈ ہو تو کیا ؟ جو رعایا نیک اور حکم بردار ہے وہ سرکاری بالیسی جلتی کردیا سکتی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین ایسی اسامی کو تو سرکار ابد قلب اور سلطنت پنچ سمجہتی ہے چنانچہ ایسی ہی رعایا کے لئے شیخ سعدی علیہ الرحمتہ دوسو برس آگے سے فرماگئے ہین س

رعایا چو بیخ ست سلطان درخت درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

ہمکو یہ بہی امید ہے کہ ممبر صاحبان اگلا پچہلا اونچا نیچا دیکہکر مینوسپالٹی کے خاطر کو رعایا کی بہبودی اور خوشنودی کی طرف مبذول کرینگے۔ مگر تو یہ بہی بہلی ادہی جانے بلا مردہ بہشت مین جاے یا دوزخ مین اونکو تو تاریخ مقررہ پر فقط ایک کرسی ہی سے غرض ہے ۔ (باقی آئندہ)

آشناؤں کے گر ایسی ہی ہے سنہ پرواہ ؟ تو ڈوبو دو اپنے دریا مین جا کر راقم

خیر خواہ عالم قیامت نگار۔ از مقام کہنڈوہ

کہنڈوہ کے محرم

مولانا پنچ بہادر بادولت کے سر پر چتر مغز کا جن سوار ہوا تو بمبئی سے سیدہے کہنڈوہ جا دہمکے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور (خدا نظر بد سے بچائے) شہر روز افزون ترقی پر ہے اگرچہ یہ ایک ضلع کا صدر ہے لیکن سیکڑوں عمدہ عمدہ عمارتین بنگلیں اور منتی جلی جاتی ہین جس سے یہاں ایک شہر کی سی رونق معلوم ہوتی ہے۔ بادولت ہیچ پنچ تو تماشہ کو دیکہنے یہاں مین مصروف ہوگئے۔ چونکہ

محرم کے ایام تھے اسوجہ سے ہر سو سے یا حسین - دوہائی - دولا - اللہ رے شیخ - اللہ رے چونڈہ وغیرہ وغیرہ کی صدائیں سنائی دیتی ہیں - جسے دیکھئے ایک نہ ایک سوانگ لئے ہوئے دھما چوکڑی مچا رہا ہے جدھر نظر دوڑاؤ غول کا غول دکھائی دیتا ہے - بیر کیا ہے - حضرت شیخ احمد استاد کا گروہ ہے یہ ہمیشہ شدیون کا میل جوگن کا میل اٹھاتے ہیں - آپ مشہور شاعروں میں سے ہیں اصل تو یہ کہ زبان انہیں کی طوطا بولتا ہے - ہاں یہ کون صاحب اوچھلتے کودتے نظر آرہے ہیں سلار صاحب یہ تو مشہور وستاد کا جرگہ ہے - ہیں وستاد چہ معنی دارد قبلہ اصل تو یہ ہے کہ آپ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل کے مصداق اور سب طرہ یہ بلکہ سونے میں سہاگہ کہنا چاہیئے کہ آپ جالندھر کے رہیں (رئیس) ہیں اس لئے حضرت استاد کو "وستاد" فرماتے ہیں چونکہ یار لوگوں کو انکی خاطر منظور ہے اس لیے بقول (اہل بمبئی) "اکھا" کھنڈ وہ آپ کو "وستاد" کہتا ہے کیسے سے لو لہجہ پڑا تو انکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہو خاکہ یہ کہ وستاد کسی سے جھگڑ بیٹھیں سامنے والا کا پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے ادھر لطف یہ ہے کہ آپ کے دہن سے جو بات نکل گئی وہ پتھر کی لکیر ہو گئی - پھر کوئی لاکھ سمجھائے بجھائے مگر آپ وہی مرغی کی ایک ٹانگ پر اڑے رہتے ہیں اتفاق سے ہم بھی ایک دنگل میں شامل ہوئے تھے وستاد کی روایتیں سنکر بہت خوش ہوئے زبانی تعریف آپکی کہانتک کی جاتی اصل تو یہ ہے کہ وستاد ہی بنے ہم کا خضباہر اور سب گھاس پھولا ہو -

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ناظرین! ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے ہیں - جو کئی سال کے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے وہ تحفہ کیا ہے - (خضاب لاجواب) مانند تیل کے ہے - برش سے بالوں میں لگایا جاتا ہے پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں - رنگ نہایت عمدہ دیتا ہے - اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں - اسکی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فایدہ اٹھاسکے قیمت فی بکس ایک خریدار ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیوپے ایبل ہوگی ہمارے پاس صدہا سرٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنی اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں -

(۱) آغا حسن علی صاحب بالیگنج کلکتہ (۲) احمد صاحب شیخ الہند (۳) بابو امیر علی صاحب ہرانا قلعہ راولپنڈی - (۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر سالار جنگ حیدرآباد (۵) حکیم امام علی صاحب کرایا بازار کلکتہ -

بالجٹ یہ ایک قسم کا گلاب ہے - جہاں کے بال گرانے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا عرق لگا دیجیے بال فوراً گر جائیں گے لطف یہ ہے کہ سوزش ذرا بھی نہیں ہوتی قیمت فی شیشی ۱ ؎

علاوہ اسکے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس کسی صاحب کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر لیں - **المشتہر**

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی کوٹھی محلہ پوسٹ آفس نذر وی بمبئی - **خضاب مذکور بالا**

اسلامی دنیا

اگر ترکی ریلوے تیار ہو گئی اور بغداد ریلوے سے ملا دی گئی تو ہندوستان کے عازمان حج ۱۱ روز میں براہ ریل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پہونچ جایا کریں گے -

مصطفے نوری پاشا گورنر بصرہ کی تشریف آوری پر اہل بصرہ نے نہر عشار تک انکا استقبال کیا اور نہایت احترام و اکرام کے ساتھ شہر میں لے گئے - دولتلو نوری پاشا بوجہ اس قابلیت اور شجاعت کے (جو وہ جنگ یونان میں دکھا چکے ہیں) اہل ملک کی نظروں میں کمال درجہ کی وقعت رکھتے ہیں - تمام بحری فوج کے افسر آپ سے ملاقات کو آئے - اہل بصرہ ایسے عادل گورنر کے آنے پر نہایت خوش ہیں -

حکومت مصر سوڈان میں مصری کاشتکاروں کے آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے دریائے نیل کے متصل کی تمام اراضی نہایت زرخیز ہے جس سے کاشتکار بہت کچھ فایدہ اٹھا سکیں گے -

آقا میرزا حسین نے ایک اخبار موسوم بہ جریدۂ معرفت طہران سے نکالا ہے -

طہران سے خبر آئی ہے کہ شہر زشت میں ایک نیا اسکول کھولنے کی تجویز ہے چندہ نہایت سرگرمی سے جمع ہو رہا ہے - سکول کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے دولت ایران کی طرف سے مقام سبزہ میدان میں ایک قطعہ زمین کا عطا کیا گیا ہے -

شاہ ایران گذشتہ ہفتہ طہران سے باہر کوہ قانند؟ روانہ یورپ ہو گئے -

جاسوسون کی پورٹمین

باضابطہ طور پر یہ خبر مشتہر کی گئی ہے کہ حضور ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان کی رسومات تاجپوشی ادا کرنے کیوقت انگلستان کے بحری قافلہ کی جو قواعد ہیجائیگی اس مین ۱۴۲ جہازات شامل ہون گے جن مین ۴۲ مشہور زمانہ نامی گرامی جنگی جہازات اور ۷۰ بہت ہی تیز چلنے والے کروزر بھی شامل ہین۔

رسومات تاجپوشی ادا کرنے کے دوسرے ہفتہ حضور شہنشاہ مع ملکہ بمقام گلڈہال کارپوریشن کی میزبانی مین تناول طعام فرماینگے۔

انگلشمین کو ایک تار موصول ہوا ہے جس مین ڈیلی میل کی یہ خبر شایع کی گئی ہے کہ رسومات تاجپوشی ادا کرنے کے روز کل فوجی قیدیون کو رہائی بخشی جائیگی۔

چہارشنبہ کو ڈہاکہ (بنگالہ) مین سخت اندھی کا طوفان آیا۔ مسٹر ہنا ہیٹ کے سن کا گودام۔ کارخانہ مشین (جو لب دریا واقع ہے) سب کچھ منہدم اور برباد ہوکر آندھی کے نذر ہوا تار کے ستون درخت اوکھڑ گئے۔ اور چھپر اوڑ گئے مسٹر ہنا ہیٹ کے دو ملازم اسباب کے نیچے دبکر مر گئے اور بعض زخمی ہوئے جو نقصان ہوا اوسکا تخمینہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ لگایا گیا ہے۔ گزشتہ چند روز ہین جنوبی حصہ بنگال کے اکثر مقامات مین سخت طوفان سے زراعتی و مالی نقصان بے اندازہ ہوا ہے۔

لاہور مین ایک نیا کالج قایم ہوگا دس لاکھ سرمایہ ہے تعلیم مفت ہوگی۔

جمعہ کی صبح کا بہونچال کشمیر گلگٹ وشملہ تک محسوس ہوا کشمیر مین بہت سخت تہا۔

سرحدی ملا سعید اکبر کوشان ہے کہ آفریدی و اورکزئی لوگ ایک نیابت کابل کو بہیجین۔

ملا ہڈی نظربندی کی حالت مین دفعتاً زیر حراست کیا گیا ہے۔

نواب فیاض علی خان کی بجائے علیگڈہ کے نواب یوسف علیخان جلسہ تاجپوشی پر لندن جائینگے۔

۲ جون سے جلسہ تاجپوشی کے روز تک ہندوستان مین خطاب کی مطول فہرست شایع کیجائیگی۔

جناب نواب بہادر ڈہاکہ نے انجنیرنگ کالج قایم کرنے کے لیے ایک لاکھ روپیہ دیا۔

کلکتہ مین واٹر ورکس کے نلکون کے مقطر پانی مین چھوٹے چھوٹے سانپ پائے گئے۔

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر حضور نظام کے مستقل مدار المہام مقرر کئے گئے ہین کلکتہ کے اخبار انڈین ڈیلی نیوز کا نامہ نگار مقیم لندن خبر دیتا ہے کہ متوفی کروڑپتی مسٹر سیسل رہوڈز نے اپنے وصیت نامہ مین ترقی تعلیم و امداد طلباء کے متعلق جو وظیفے قایم کر دیے ہین کہا جاتا ہے کہ ان وظیفے ہندوستانی طلبار کو بھی اختیارات وصیت نامہ کی رو سے نہ دینے کو حاصل ہین۔

مقام ہار بیکن واقع لندن مین ہیبت ناک آتشزدگی واقع ہوئی۔ ادوطین عالیشان عمارتین جن مین اکثر خشک اور جل جانے کے قابل چیزین بھری ہوئی تہین جلکر خاک ہوگئین۔ اور چوبیس عمارتون کا کچھ حصہ جل گیا۔ اندازہ کل نقصان ۲۰ لاکھ پونڈ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ بہت سے ڈپٹی کلکٹر بھی آیندہ جشن تاجپوشی دہلی کی انتظام و انصرام کے لیے مقرر کئے جاینگے جن مین ڈپٹی کمشنر شملہ میجر ڈیوز بھی منتخب ہوئے ہین۔

ایک تجویز پیش کی گئی ہے کہ جو فوج بتقریب جشن تاجپوشی ہندوستان سے ولایت روانہ ہونے والا ہے انہین جن افسرون نے گزشتہ شورش چین کے موقعہ پر کارنمایان کیے تھے انہین اسی جلسہ مین بہادری کے تمغے دئے جاٸین۔

کابل کی افواہ ہے کہ امیر صاحب ملاقات حضور ویسرائے کے لیے ہندوستان کے عازم ہین۔

لاہور مین میونسپلٹی نے گھوڑے وغیرہ چلانے کی ممانعت کر دی جا بہی خلاف ورزی پر پندرہ روپیہ تک جرمانہ ہوگا۔

پنجاب مین ۲۴۱۲ مجرم روپوش ہین جنکی تلاش پولس کو منظور ہے اور اشتہار اعلان جاری ہے۔

شملہ مین انسداد طاعون کا سخت انتظام قرار پایا ہے جہان تک ...

بھاگ گئے ۔

مدھے پور (بہار) مین دو دست پلٹنون کی لڑائی سے ۱۱ آدمی مر گئے ۔ ان کے مالک ڈر سے بھاگ گئے ۔

بریلی مین ایک میونسپل مارکٹ قایم کی جائیگی سبزی منڈی کا مقام پسند کیا گیا ہے ۔ مراد آباد کے نمونہ پر ہوگی ۔

گذشتہ شب کو ہوس آف کامنز مین مسٹر سولی کی ایک تحریک پر بحث شروع ہوئی ۔ تحریک مذکور اجلاس ہوس آف کامنز کے ملتوی رکھنے کے متعلق تھی اس بحث کا اصل منشا یہ تھا کہ مسٹر کارٹرائٹ جو لارڈ کچنر کے ہتک عزت کے جرم مین جنوبی افریقہ مین ایک سال کی قید بھگت رہے ہین ۔ اور میعاد سزا کے گذر جانے پر بھی انہین انگلستان آنے سے روک دیا گیا ہے ۔

گورنمنٹ کیجانب سے بحث کی گئی ہے کہ موجودہ مارشل لا کے رو سے لارڈ کچنر کی جانب سے ملکی حفاظت اور سلامتی کے لیے جو تدابیر عمل مین لائی جائین انکی مخالفت نہ کی جائے ۔

آج صبح ۱۲ ۷ بجے لیورپول اسٹیشن کے قریب ایک برتن کی دہری ٹوٹ گئی ۳ مسافر مر گئے اور ۲۰ زخمی ہوئے ۔

پشاور مین دربار کی تیاریان عالیشان ہین سری حضور کشمیر بھی تشریف لیجاتے ہین ۔ تمام سرحدی سرداران وردساز آرہے ہین ۔ حضور وایسرائے کی تقریر یا موقوف ہوگی ۔

امیر کابل نے مفرور افغانون کی واپسی وطن کا حکم فسخ فرمایا ۔ خلاف مصلحت پایا ۔

دربار دہلی مین حضور وایسرائے کے ٹھہرنے کے لیے ایک خاص مکان تعمیر کیا جائیگا ۔

پھر خبر اوڑی کہ لارڈ کچنر نہین بلکہ جنرل سر ولیم نکلسن کمانڈر انچیف ہند ہون گے ۔

لفٹننٹ کرنل ٹمپل رزیڈنٹ نیپال مقرر ہوئے تھے اور ۶ ماہ تک ولایت مین رہین گے ۔

کرنل ارگلز پر کورٹ مارشل کی تاریخ ملتوی کی گئی ۔ مسٹر سی آر الستن ان کے کونسل ہون گے ۔ مسٹر رابن الستن سے مشورہ کرنے کو کرنل ارگلز لاہور مین آئے اس کے بعد مقدمہ شروع ہوگا ۔

مجلس تجارت بنگالہ نے گورنمنٹ کو پھر لکھا کہ ہائیکورٹ کلکتہ مین ایک [illegible] بعدہ عمل بڑھایا جائے ۔

۱۸ کی صبح والا بھونچال پنجاب مین جا بجا آیا ۔ پشاور ۔ امرتسر ۔ انبالہ ۔ فیروزپور وغیرہ مین بھی پرزور رہا ۔

گورہ فوج کے لفٹننٹ ہاگ نے عدالت پونہ مین چار دیہیون پر حملہ کی نالش کی شکار کھیلتے تھے ۔

افواج مدراس سے مقابلہ چاند ماری کی وہان ایکے ہی جارم بلیاران نے جیتی ۔ کامل ملکیت ہوگئی ۔

کلکتہ شہر مین عیسائیون کا جدید قبرستان بنانے کے لیے ۲۰۰ بیگہ کا میدان ۵۴ ہزار پر خریدین گے ۔

الہ آباد مین ایک ٹرننگ سکول زنانہ ٹیچرون کے لیے ایک مردانہ ٹیچرون کے لیے قایم کرین گے ۔

اجودھیا مین راجہ سر رام بہادر نے بصرف ۶۰ ہزار اسپتال بنایا حضور لاٹ صاحب نے ۱۳ ار کو کھولا ۔

ملا ہاسے کابل مین عظیم مدارات پائی ۔ خبر آئی ہے کہ ملا موصوف علیل ہین ۔ اور اب وہان سے واپس آنے کے خواہشمند پائے جاتے ہین ۔

مطبع احمدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا